بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
یوم سہ شنبہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۲۰ ظہور ۱۳۳۶ ہش ۔ ۲۰ اگست ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۱۹۵

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۹ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۹ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کل دو بجے بعد دوپہر لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔ راستہ کی کوفت اور گرمی کی وجہ سے آپ کو نبض کی تیزی کی شکایت رہی۔ جو اب ٹھیک ہو رہی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع ہے کہ "ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات پیشاب کی بندش کی وجہ سے سخت تکلیف رہی۔ کل پچھلے وقت پیشاب آجانے سے طبیعت کافی حد تک بحال ہوگئی۔ رات بھی نسبتاً آرام رہا۔ لیکن ابھی تک پیشاب میں باقاعدگی نہیں ہوئی"

احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو تا حال بخار کی تکلیف ہے۔ درجہ حرارت ۱۰۱ سے اوپر ہو جاتا ہے۔ تنفس اور گلے کی تکلیف بھی ہے۔ اور بات چیت کرنا بھی مشکل ہے۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب سے محترم خان صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔اے (ریاضی) میں اوّل رہے

یہ خبر جماعت میں مسرت سے سنی جائیگی کہ امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔اے (ریاضی) کے امتحان میں ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم منیر احمد صاحب رشید قلعہ گوجر سنگھ لاہور ۶۳۷/۸۰۰ نمبر لے کر یونیورسٹی بھر میں اول رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے زیادہ سے زیادہ مبارک کرے۔ اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

— بیروت ۱۹ اگست لبنان کے صدر کامل شمعون نے شاہ سعود کی اس تجویز سے اتفاق کا اظہار کیا ہے کہ عرب ملکوں کے اختلافات کو ختم کرنے کے لئے عرب ملکوں کے سربراہوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔

فرانس الجزائر کو حکومت خود اختیاری دینے کے ارادہ کا اعلان جلد از جلد کردے

ٹیونس کے صدر مسٹر حبیب بورقیبہ کا مطالبہ

زیورچ ۱۹ اگست۔ ٹیونس کے صدر مسٹر حبیب بورقیبہ نے فرانس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ الجزائر کو حکومت خود مختاری دینے کے ارادہ کا جلد از جلد اعلان کردے۔ ٹیونس کے صدر سوئٹزرلینڈ میں تین ہفتوں کی چھٹی گزارنے کے لئے کل یہاں پہونچے تھے۔ مسٹر حبیب بورقیبہ نے کہا ہے۔ کہ اگر فرانس ایسا اعلان کردے۔ تو الجزائر کے قوم پرست اس سے اپنی اختلافات کو دور کر سکتے ہیں۔ ٹیونس کے صدر نے مزید انکشاف کیا ہے کہ عنقریب شمالی افریقہ کا فیڈریشن تشکیل پذیر ہو جائے گا جس میں ٹیونس الجزائر اور لیبیا شامل ہوں گے۔

شامی کابینہ نے روس اور چیکوسلواکیہ سے اقتصادی امداد کے معاہدوں کی منظوری دیدی

شام ان دونوں ملکوں سے اپنے تجارتی تعلقات بڑھائے گا

دمشق ۱۹ اگست۔ شام کی کابینہ نے روس اور چیکوسلواکیہ سے اقتصادی اور فنی امداد کے معاہدوں کی منظوری دے دی ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں شام کے قائمقام وزیر دفاع خالد العظم نے ان دونوں ملکوں سے امداد حاصل کرنے کے لئے بات چیت کی تھی۔ کہا گیا ہے کہ روس کی طرف سے شام کو ملنے والی امداد کسی قسم کی شرط کے بغیر ہوگی۔ مزید کہا گیا ہے کہ عنقریب روس کے ترقیاتی منصوبوں کے بعض ماہرین بھی شام آئینگے شامی کابینہ نے اپنے اس اجلاس میں وزارت ترقیات کو روس اور چیکوسلواکیہ سے ترقیاتی اور تجارتی تعلقات بڑھانے کا اختیار بھی دے دیا ہے۔

عام انتخابات

وزیر اعظم اپنا وعدہ جلد پورا کرنا چاہتے ہیں (نون)

کراچی ۱۹ اگست۔ وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون نے کل یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر سہروردی آئندہ مارچ یا اپریل میں عام انتخابات کے وعدہ کو بہر حال پورا کرنا چاہتے ہیں۔ ملک نون نے کہا ہے کہ ہماری جمہوریت اور سیاسی استحکام کے لئے عام انتخابات نہایت ضروری ہیں۔ انہوں نے کہا ملک کو جو اس وقت اہم مسائل درپیش ہیں۔ ان میں سے کئی مسائل صرف اسی ذریعہ سے مناسب رنگ میں حل کئے جا سکتے ہیں

چاٹگام میں انفلوائنزا ختم ہو رہا ہے

چاٹگام ۱۹ اگست۔ چاٹگام میں انفلوائنزا کی وبا تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ محکمہ صحت کے حکام انفلوائنزا کی انسدادی تدابیر میں ہم پوری طرح مصروف ہیں، اور سختی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے قومی دن پر

صدر سکندر مرزا کا پیغام مبارکباد

کراچی ۱۹ اگست۔ صدر اسکندر مرزا نے انڈونیشیا کے قومی دن کی تقریب پر انڈونیشیا کے صدر کے نام مبارکباد کا ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں انڈونیشی عوام کی ترقی و خوشحالی اور ان کے لئے مسلسل امن کی دعا کی گئی ہے۔

جنرل اسمبلی میں ہنگری کی رپورٹ پر غور

پنڈت نہرو ناپسند کرتے ہیں

بوڈاپسٹ ۱۹ اگست۔ پنڈت نہرو نے اس امر کو ناپسند کیا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ہنگری کی رپورٹ پر غور کیا جائے۔ بوڈاپسٹ ریڈیو نے کل یہ خبر نشر کرتے ہوئے کہا کہ پنڈت نہرو نے اس خیال کا اظہار نئی دہلی میں ہنگری کے وزیر سے کیا ہے۔

الجزائر کے مسئلہ میں اقوام متحدہ کی مداخلت

فرانس قبول نہیں کریگا

پیرس ۱۹ اگست، فرانس کے وزیر خارجہ موسیو پینے نے اعلان کیا ہے کہ فرانس ہرگز اس بات کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کہ الجزائر کے مسئلہ میں اقوام متحدہ اپنا حکم چلائے۔ انہوں نے کہا فرانس بین الاقوامی امور میں اقوام متحدہ سے پورا تعاون کرتا ہے۔ لیکن وہ اپنے داخلی معاملات میں اس کی کسی مداخلت کو قبول نہیں کریگا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر، بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۵۷ء

بیجا خوف

جب کوئی بندہ حق دنیا میں حق کی آواز بلند کرتا ہے تو اول اول صرف چند سعید روحیں اس کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ باقی لوگوں میں سے کچھ تو خاموش اور بے پرواہ رہتے ہیں لیکن ایک معاندین کا گروہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو قدم قدم پر بندۂ حق کی مخالفت کرتا ہے اگرچہ یہ گروہ اپنے آپ میں تو کوئی بڑا گروہ نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ اکثریت حقیقت سے ناواقف رہتی ہے اسلئے وہ اکثریت کی طاقت اور قوت سے فائدہ اٹھاتا ہے اور بندۂ حق کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے اکثریت کو ورغلاتا رہتا ہے اور اس طرح بندۂ حق کو ہر طرح کی اذیت دیتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام مجددین اور آئمہ اسلام کے ساتھ ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اور اگر ہم آپ کے دعوے سے لے کر آج تک کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ آپ کی زندگی میں آپ کی سخت مخالفت ہوئی ہے۔ تمام ظاہر پرست علماء آپ کے برخلاف اٹھ کھڑے ہوئے آپ کے خلاف تمام ملک میں سخت ہنگامہ آرائی کی گئی۔ دشنام طرازی سے لے کر قتل کی کوششوں تک ہوئیں وسیع پیمانہ پر آپ کے خلاف فتنے برپا کئے گئے۔ مقدمے چلائے گئے۔ تمام ملک میں پھر کر علمائے کرام سے آپ کے کفر کا فتویٰ حاصل کیا گیا۔ الغرض شریف اور نیک طبقہ کے سوا تمام کے تمام اہل علم حضرات آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کی وفات تک آپ کے خلاف زہر چکانی کرتے رہے بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور آج تک جاری ہے احمدیوں کو ہر طرح سے تکالیف دی گئیں۔ بائیکاٹ کئے برادریوں سے نکالا۔ مُردوں کو قبروں سے کھود کر باہر پھینکا شہید کئے گئے۔ یہ تو خیر ظاہری معاندین کا حال ہے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایسے بندۂ حق کی وفات کے بعد خود اس کی جماعت میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو جاتا ہے جو اس کی تعلیم کے اثر کے دائرہ سے باہر نکل جاتا ہے اور اگرچہ بظاہر وہ اس کی جماعت سے چمٹا بھی رہتا ہے۔ لیکن حقیقتاً اس کا دل اس سے پھر جاتا ہے۔ اس طرح بندہ حق کی وفات کے بعد اس کی آوردہ تعلیم پر دہری مصیبت آ پڑتی ہے ایک بیرونی جو اس کی زندگی میں ہی موجود تھی مگر اس کی وفات پر اور بھی تیز ہو جاتی ہے اور دوسری اندرونی مصیبت ہوتی ہے جو کھلے اور مخفی ارتداد کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ مگر چونکہ بندہ حق کی تعلیم دنیا میں رہنے کے لئے ہوتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالےٰ ایسے سامان کرتا ہے کہ یہ دوہری مصیبت بھی حق کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

ایسی صورت میں اللہ تعالےٰ قدرت ثانیہ کا معجزہ دکھاتا ہے بندہ حق کے بعد اس کے جانشینوں کا ایک سلسلہ قائم کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر یہی ہوا کہ قدرت ثانیہ خلیفۃ المسیح اول حضرت الحاج مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کی صورت میں شروع ہوئی۔ اگرچہ بظاہر تمام جماعت نے آپ کی بیعت کر لی۔ مگر جماعت کا ایک گروہ اندر ہی اندر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے بڑی حد تک منحرف ہو گیا۔ مصلحت وقت کے خیال سے اس گروہ نے بیعت کر لی لیکن دل کا چور کئی صورتوں میں ظاہر ہوتا رہا۔

اس گروہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عین حیات میں ہی جماعت کو اندر ہی اندر پھاڑنا شروع کیا — بعض تو ان کے ساتھی ہی تھے لیکن بعض ان کی باتوں میں آ گئے چنانچہ اس گروہ نے اختلاف عقائد کا شوشہ چھوڑا۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ صحیح ایمان سے عاری ہوتے ہیں۔ لیکن ایک طرف تو جماعتی وقار کو چھوڑ نہیں سکتے اور دوسری طرف معاندین کی مخالفت سے سخت مرعوب ہوتے ہیں ان کی حالت عجب گومگو سی ہوتی ہے بیرونی معاندین کی مخالفت تو جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

جعلنا لکل نبی...

....

لازمی چیز ہے یہ اندرونی متردین و متشککین کا گروہ اس مخالفت کی شدت سے خوفزدہ ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر وہ چاہتا ہے کہ مداہنت سے کام لیا جائے اور ان عقائد میں جن کی وجہ سے بندۂ حق کی مخالفت ہوتی ہے نرمی اختیار کی جائے اور انہیں ایسی صورت دی جائے جس سے معاندین جماعت کی اذیتوں سے محفوظ ہو جائیں۔ لیکن جب سعید دھالح گروہ ان کے جال میں نہیں آتا۔ تو وہ اپنا الگ اڈہ قائم کر لیتے ہیں۔

یہی حال پیغامیوں کا ہوا ہے خلافت ثانیہ پر یہ گروہ انہیں باتوں پر جماعت سے علیحدہ ہو گیا انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو کم کر دیا اور ایسے مسائل میں جن میں انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ معاندین ان کی وجہ سے شاید مخالفت کرتے ہیں مداہنت اختیار کی۔

نبوت فی الامت کا عقیدہ بنا لیں۔ تمام اکابرین اسلام شروع سے اس کے قائل رہے ہیں پھر مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اپنے آپ کو صحیح مسلمان اور دوسروں کو خارج از اسلام کہتی چلی آئی ہیں۔ جنازہ اور بیاہ شادی میں علیحدگی بھی کوئی نئی بات نہیں تھی معمولی عقل کی بات ہے کہ ہر جگہ باہم علیحدگی کا اثر لازماً ہوتا ہے اسلام میں ہی ایسا نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کے مذاہب میں ایسا ہی ہے اسلئے اگر سوچا جائے تو یہ کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اور معاندین اب خواہ کچھ عذر تراشی لیں۔ لیکن ایسے اختلافات ہر مذہب میں معمولی ہوتے ہیں ان باتوں کو بظاہر مخالفت کا ہتھیار بنایا جائے تو اور بات ہے۔ لیکن مخالفت کی اصل وجہ بندۂ حق کا دعوےٰ ہوتا ہے جیساکہ "جعلنا لکل نبی" سے واضح ہے قرآن کریم میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں

پیغامیوں نے یہ سمجھا کہ مخالفت ان وجوہات سے ہے اسلئے انہوں نے ان مسائل میں مداہنت کا طریق اختیار کیا۔ نبوت کا اس طرح انکار کیا کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے کبھی یہ لفظ کسی معنی میں استعمال کیا ہی نہیں۔ اسی طرح دوسرے ضمنی مسائل کا حال ہے

چیمہ صاحب نے پھر اپنے ایک مضمون میں پرانی باتوں کو جن کا کئی بار جواب دیا جا چکا ہے دہرایا ہے۔ ذیل میں ہم اس مضمون کی چند سطور درج کرتے ہیں ان سے معلوم ہوگا کہ کس طرح چیمہ صاحب نے ہماری اوپر بیان کردہ حقیقت کا صاف صاف اعتراف کیا ہے آپ لکھتے ہیں

"مرزا بشیرالدین محمود احمد نے حضرت مرزا صاحب کی طرف دعوئے نبوت کو منسوب کیا۔ اور ختم نبوت کی مہر توڑنے کی کوشش کی۔ مگر وہ اپنے اس غلط نظریے کو لوگوں سے نہ منوا سکا۔ بلکہ الٹا اس نظریے کی وجہ سے لوگوں میں عناد اور کدورت پیدا ہوئی اور سخت فسادات رونما ہوئے۔ اور یوں میاں محمود افتراق بین المسلمین کے سنگین جرم کا مرتکب ہوا۔ اسی طرح تکفیر اہل قبلہ کا عقیدہ بھی سوائے نفرت اور حقارت کے اور

(باقی صفحہ ۳ پر)

ایسینی فرقہ کے قدیم لٹریچر میں حضرت مسیح ناصری کی نامعلوم زندگی کے حالات

اخوت السّین کی مختصر تاریخ

از محترم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری - لاہور

— ۳ —

۸- ایسین برادران کو تصوف کی علمی اور عملی صورتوں میں ید طولےٰ حاصل تھا۔ جوزیفس لکھتا ہے۔

"ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ روح کے غیر فانی ہونے کے مسئلہ سے نوع انسان کو یہ فائدہ ہے کہ انہیں پاکیزہ زندگی بسر کرنے اور بدیوں سے بچنے کی جرأت ہوتی ہے۔ یہ لوگ ابتدائے زندگی سے ہی تصوف اور معرفت الٰہی اور صحائف انبیاء کے مطالعہ میں لگے رہتے ہیں اور عقل اور طہارت قلب میں ترقی کرتے رہتے ہیں - اور اکثر صاحب کشف اور کرامت ہوجاتے ہیں۔ بلکہ اسرار الٰہیہ سے ان کو خبر دی جاتی ہے۔ یہ لوگ پیشگوئیاں بھی کرتے ہیں۔ جو اکثر صحیح نکلتی ہیں!"

۹۔ ان تفاصیل سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اخوت ایسین میں اعتقادی اور عملی خرابیاں موجود نہیں۔ ان کے ایک حصہ میں یقیناً موجود تھیں یہ لوگ بدھ اور یونانی فلسفہ سے متاثر تھے۔ بعض لوگ مکمل رہبانیت کے حامی تھے۔ شادی کے خلاف تھے بہت سی کھانے پینے کی چیزیں اپنے اوپر حرام کر رکھی تھیں۔ پولوس رسول کے متعلق یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس نے کلسیوں کے خط اور تمطاؤس کے خط میں ایسینی بداعتقادیوں ہی کا ذکر کیا ہے۔ ان خطوط سے ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ بیاہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اور ان کھانوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جنہیں خدا نے اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ ایماندار انہیں شکر گزاری کے ساتھ کھائیں۔ (تمطاؤس آناہ؍۴ ۱)[a] مثلاً گوشت خوری سے مکمل پرہیز تھا (رومیوں ۱۴؍۲) یہ لوگ جسمانی ریاضت پر غلو کی حد تک زور دیتے ہیں کہ اسے نہ چھونا اسے نہ چکھنا - اسے ہاتھ نہ لگانا۔ ان پابندیوں میں کچھ فائدے تو ہیں مگر نفسانی خواہشیں ان سے رک نہیں سکتیں۔ بعض لوگ فرشتوں کی عبادت تک پہونچ گئے۔ انسان کو فریب دینے والی فلسفیانہ باتوں پر زور دیا جانے لگا (کلسیوں ۲ باب)

نصرانی یا ایسینی

شروع میں ذکر ہوچکا ہے کہ عوام الناس میں ایسینی فرقہ کے لوگ نصرانی بھی کہلاتے تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے ماننے والے ناصری (یا نصاریٰ) کیوں کہلائے؟ یہ ایک دلچسپ بحث ہے۔ جو کہ عیسائی علماء کے ہاں ہمیں ملتی ہے عام خیال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے چونکہ ناصرہ بستی میں پرورش پائی اس لئے وہ ناصری کہلائے۔ اور ان کے ماننے والے بھی اسی نام سے موسوم ہوئے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ ناصرہ بستی کی وجہ سے ناصری نہیں کہلائے۔ بلکہ اس زمانہ میں ایسینی فرقہ کے لوگ اور حضرت یوحنا نبی کے ماننے والے نصرانی (Nazarene) کہلاتے تھے - یہی لوگ حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے۔ جس کے باعث آپ ناصری کہلائے۔ قرآن مجید میں یہ وضاحت موجود ہے۔ کہ بنی اسرائیل کا ایک طائفہ حضرت مسیح پر ایمان لایا تھا قرآن مجید میں آپ کے ماننے والوں کو نصاریٰ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اور آپ کے خاص صحابہ کو انصار اللہ اور حواری کہا گیا ہے۔ قرآنی بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کا قدیم نام نصاریٰ ہے - اور قرون اولےٰ کی تاریخ بھی اس کی تائید میں ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جب تک عیسائیت یہودیوں تک محدود رہی اس کے پیروکاروں کا نام نزارین یعنے نصرانی تھا۔ اعمال الرسل میں ہے۔ کہ یہودی انہیں "ناصریوں کا بدعتی فرقہ" کہتے تھے۔ (۲۴؍۵)

ظاہر ہے کہ شروع میں عیسائی ناصری یا نصاریٰ کہلاتے تھے۔ تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے خاص صحابہ انصار کہلاتے تھے۔ جوزیفس کی تاریخ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے مختلف حالات درج ہیں - اس باب میں جا بجا آپ کے صحابہ کو "مددگار" کے نام سے پکارا گیا ہے۔[b]

اس باب کے متعلق عام طور پر مسلّم ہے کہ یہ بعد میں شامل کیا گیا۔ جوزیفس کا لکھا ہوا نہیں ابتدائی صدیوں میں عیسائیوں کی طرف سے جوزیفس یہودی مورخ کی تاریخ پر

[a] قرآن مجید میں حضرت مسیح ناصری کے متعلق جو یہ آتا ہے کہ آپ نے یہ بتایا کون کونسی چیزیں کھائی جائیں اور کونسی ذخیرہ کی جائیں۔ یہ تعلیم ان لوگوں کے اس اعتقاد کی وجہ سے بھی دی گئی۔ کیونکہ ان میں بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام سمجھ رہے تھے اور ضرورت کی چیزوں کو جمع کرنے کے خلاف تھے آپ نے بتایا کہ کونسی چیزیں کھائی جائیں۔ اور کونسی چیزوں کا ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

[a] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ شوان فیلڈ کی کتاب According to the Hebrews P.166-167

[b] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو The Mystical Life of Jesus 191 to 202

کرتے رہے دعائیں بقائے حبیب کی

پالی ہیں آرزوئیں لقائے حبیب کی
کرتے رہے دعائیں بقائے حبیب کی

کیا طرز گفتگو تھی کہ دل اور دماغ میں
شیرینیاں لیسی ہیں نوائے حبیب کی

بیٹھے ہوئے ہیں کوچۂ جاناں کی راہ میں
آئے کوئی تو بات بتائے حبیب کی

ربوہ کے ذرّہ ذرّہ کو دیکھا ہے غور سے
آنکھیں مری گواہ دعائے حبیب کی

ہر جاں نثار ہے دل و جاں لے کے منتظر
آواز جانے کس گھڑی آئے حبیب کی

ناہید خود بخود مرے دل میں اتر گئی
دیکھی یہ تم نے بات ادائے حبیب کی

ابن ناہید

اضافہ کر دیا گیا۔ اگر یہ باب قرونِ اولیٰ کے عیسائیوں کا لکھا ہوا ہے تو اس امر پر مزید روشنی پڑتی ہے کہ ابتدائی عیسائیوں میں حضرت مسیح ناصریؑ کے صحابہ کا نام انصار تھا۔

تیسرا نام قرآن مجید نے حواری بتایا ہے۔ حواری کے معنے عبرانی کی رو سے صاف و سفید لوگوں کے ہیں۔ حضرت مسیح ناصریؑ کے ماننے والے چونکہ زیادہ تر ایسینی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس فرقہ کے لوگ عوام الناس میں "سفید برادرانِ طریقت" کے نام سے بھی مشہور تھے۔ سفید لباس ان کا خاص نشان تھا۔ سفید لباس اور پاکیزگی نفس کی وجہ سے ان کو "حواری" یعنی سفید لوگ کہا گیا ہے اس وضاحت سے ظاہر ہے کہ تاریخی شواہد قرآنی بیان کی تائید میں ہیں۔

قرآن مجید سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ نصاریٰ نام اللہ تعالےٰ کے دین کی مدد و نصرت کی وجہ سے تھا، نہ کہ صرف ناصرہ بستی کی وجہ سے آیت میثاق النبیین سے ظاہر ہے کہ نبیوں نے اپنی امتوں سے آنے والے موعود کے حق میں ایمان و نصرت کا عہد لیا۔ نصاریٰ نام اسی عہد کی یاد دلاتا ہے۔ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (۳: ۸۰)

اب عام طور پر عیسائی محققین اس نظریہ کے حامی نظر آتے ہیں۔ کہ ناصرہ بستی کی وجہ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام ناصری نہیں کہلاتے تھے بلکہ ناصری یہودیوں کا ایک قدیم فرقہ ہے۔ اس فرقہ کے لوگ بکثرت آپ کے پیرو تھے۔ اسلئے آپ ناصری کہلائے انجیل متی میں جو حضرت مسیح علیہ السلام کو ناصرہ بستی کی وجہ سے ناصری کہا گیا ہے۔ اس کے متعلق ثابت ہو چکا ہے۔ کہ یہ ترجمہ کی غلطی ہے۔ "نصر" کے معنی شاخ کے بھی ہیں۔ متی کی آرامی انجیل جب یونانی میں منتقل ہوئی تو "نصر" کو نصری لکھ دیا گیا یعنی دراصل یسعیاہ نبی کی بشارت کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہے کہ وہ نصر یعنی شاخ کہلائیگا[1]

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو چارلس گنگری ٹوری کی کتاب "دی فور گاسپلز" متی $\frac{2}{23}$ پر نوٹ بر صفحہ ۲۹۰

اسی طرح متی $\frac{2}{23}$ پر پیکس تفسیر بائیبل میں جو نوٹ دیا گیا ہے وہ بھی قابل مطالعہ ہے۔

آرتھر لیؔ نے تاریخی شواہد سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری چونکہ ایک ایسینی تھے اس لئے آپ ناصری کہلاتے تھے اس کے ثبوت میں عیسائی بزرگ "ایپی فنی نیس" (المتوفی ۴۰۳ عیسوی) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ ناصری دراصل ایسین فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا نام تھا۔ یوحنا نبی کے پیروکار بھی ناصری کہلاتے تھے۔

آرتھر لیؔ نے یوحنا نبی کے پیروکاروں کی مقدس کتاب "صحیفہ آدم" کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ یہودیوں کا ناصری فرقہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت موجود تھا۔ یوحنا نبی کے پیروکار اسی فرقہ کے لوگ تھے۔ بعد میں یہی لوگ حضرت مسیح ناصری پر ایمان لائے۔ اسلئے آپ اور آپ کے ماننے والے ناصری کہلائے تھے۔

"صحیفہ آدم" میں لکھا ہے:۔

ہتھیار سنبھالو۔ لیکن فولاد کے نہیں بلکہ نہایت قیمتی بنے ہوئے، ایمان، الصافہ اور صدق و صفا کے ہتھیار۔ یہ ہتھیار نصرانیوں کے پاس نہیں ہیں[2]

ظاہر ہے کہ یوحنا نبی کے پیروکار نصاریٰ کہلاتے تھے۔ یوحنا نبی مسیح کے لئے راستہ صاف کرنے والے تھے یوحنا نبی کے پیروکاروں نے حضرت مسیح ناصری کو قبول کیا۔ اس لئے وہ بھی ناصری کہلائے۔

آرتھر لیؔ کے بعد برکٹ (Burkitt) نے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ناصرہ بستی کی وجہ سے ناصری نہیں کہلائے بلکہ اس نام کا فرقہ یہودیوں میں پہلے سے موجود تھا[3]

اسی طرح سپنسر لیوس نے اپنی کتاب "Mystical Life of Jesus" میں بڑی وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ ایسینی فرقہ کا دوسرا نام ناصری تھا۔

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو آرتھر لیؔ کی کتاب Buddhism in Christendom. اور Jesus the Essene P. 101 to 106

[3] پیکس تفسیر بائیبل، اعمال $\frac{2}{22}$ پر نوٹ ملاحظہ ہو صفحہ ۷۷۹

انجیل میں جہاں ذکر ہے کہ مسیح ناصری کہلائیگا وہ ترجمہ کی غلطی ہے دراصل لکھا ہوا یہ تھا۔ کہ مسیح ناصریوں کے پاس گیا آپ ناصرہ بستی کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوئے[1]

میری تحقیق میں حضرت مسیح علیہ السلام ہر دو لحاظ سے ناصری تھے سب سے بڑھ کر اس لحاظ سے کہ آپ ان یہودیوں کے فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جس نے اللہ تعالےٰ کے دین کی مدد و نصرت کا عہد اٹھایا تھا۔

یہ ناصری فرقہ کے لوگ تھے جو کہ ایسین بھی کہلاتے۔ یہی لوگ اول المومنین تھے۔ بنی اسرائیل کا یہی وہ طائفہ ہے۔ جسے قرآن مجید نے ایمان لانے والا طائفہ قرار دیا ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کمال حکمت کے تحت آپ کو ناصرہ بستی سے مبعوث کیا۔ آپ ناصری کہلائے۔

[1] کتاب مذکور صفحہ ۶۷

یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۲۵ راگست بروز اتوار

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بتاریخ ۲۵ راگست بروز اتوار یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منایا جائے گا۔ تمام جماعتیں اس دن جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کریں اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن پر تقاریر کی جائیں

ناظر اصلاح و ارشاد

وکالت مال کا ضروری اعلان

احباب کرام کی اطلاع کے لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کی مالی خط و کتابت "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کے پتہ پر ہو۔ کسی عہدہ دار کے نام پر نہ ہو۔ سوائے عہدہ دار کے ذاتی خطوط کے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ عہدہ دار سلسلہ کے کام پر ربوہ سے باہر ہو یا اپنے ذاتی کاروبار کے سلسلہ میں رخصت پر ہو۔ ایسی حالت میں بروقت جواب نہیں دیا جا سکتا۔ پس تمام احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کے پتہ سے مالی خط و کتابت فرمائیں۔ (وکیل المال)

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ ر اکتوبر ۱۹۵۷ء

اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوگا۔ تمام لجنات اماء اللہ سے گذارش ہے کہ وہ مشورتی کے لئے ابھی سے تجاویز ارسال کریں۔ تا کہ جلد از جلد ایجنڈا مرتب کر کے بھجوایا جائے۔

اسی طرح ابھی سے شامل ہونے والے نمائندہ کو تیار کریں جو آتے ہوئے اپنی مجلس کی سالانہ رپورٹ ہمراہ لائے۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قدرت ثانیہ اور ہمارا فرض!

(از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری)

ہر احمدی جس نے رسالہ "الوصیت" کو پڑھا ہے۔ بخوبی جانتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد دورِ خلافت نے ظاہر ہونا تھا۔ اور حضور علیہ السلام نے اس کو "دوسری قدرت" کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ حضورؑ کے الفاظ زریں یہ ہیں۔ "جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی...... خدا نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا......" (الوصیت ص)

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا...." (الوصیت ص)

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے" (الوصیت ص)

یعنی وہ خلفاء ہوں گے۔ جیسا کہ پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مثال دیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "دوسری قدرت" کے معنے بالکل صاف اور واضح فرما دیئے ہیں۔ اور دراصل نظام خلافت ہی ایک دائمی چلنے والی چیز ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد الٰہی وعدہ استخلاف کے مطابق حضرت حکیم الامۃ مولانا نورالدینؓ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ نے جب وفات پائی تو پھر اُسی الٰہی وعدہ کے مطابق ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ ظہور پذیر ہوئی۔ جس کا دورِ سعید بفضلہ تعالیٰ جاری ہے۔

"الوصیت" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ اور اس کے ذریعہ حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کرینگے...." (حاشیہ الوصیت ص)

اس حاشیہ والی عبارت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ فرمودہ اشعار بھی پڑھیئے:۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مزید اطمینان اور ازدیاد ایمان کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشتہار مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء بھی دیکھیئے جس میں ایک عظیم الشان لڑکے کی بشارت کا اعلان حضورؑ نے فرمایا تھا۔ اور جس کا علاوہ دیگر نشانات کے ایک ضروری نشان یہ بھی بتا دیا تھا۔ کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ نیز حضورؑ نے اپنی "حقانی تقریر" موسومہ سبز اشتہار مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں اس لڑکے کا نام "محمود" بتایا۔ اور فرمایا کہ "وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا"۔ (سبز اشتہار ص)

یہ حوالہ جات بین طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند جلیل حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے متعلق ہیں۔ حضور پُرنور کے دورِ خلافت کے بے شمار واقعات نے بھی اس حقیقت پر مہر تصدیق کر دی ہے۔ غرضیکہ جماعت احمدیہ کے تمام مخلصین جو اس زمانہ میں چار اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ "دوسری قدرت" یعنی خلافت کے ظہور پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور خلافت ثانیہ کے دورِ سعید کو اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ نہایت اہم نہایت بابرکت اور پُرشوکت ہے...... "آفتاب آمد دلیل آفتاب"۔ بااین حقیقت منصب خلافت یا موجودہ خلافت کے خلاف کوئی آواز اٹھانا لغو ہے۔ جو جماعت قریباً نصف صدی سے برکات خلافت کا مشاہدہ کرتی آرہی ہے۔ اسکے نزدیک جھوٹے غیر اہم وجود یا مخالفین کے پروردہ مہروں کے غلط خیال آرائیاں آج وقعت ہی کیا رکھ سکتی ہیں؟

البتہ نفاق ایک ایسا فعل ہے جو کسی ہوشمند طبقہ یا جماعت میں کبھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ نفاق کی راہ سے ہمیشہ فتنہ جڑ پکڑتا ہے۔ اور اگر اس کو خاتمہ تک سے پہنچنے دیا جائے۔ تو یہ ظلم کی صورت میں تبدیل ہو کر "اشد من القتل" ثابت ہوتا ہے۔ تاریخ اس امر پر شاہد ہے۔ نوجوانان جماعت کو خصوصیت سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے شہرہ آفاق تاریخی لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" زیر مطالعہ رکھنا چاہیئے۔ اس لیکچر سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ فتنہ کو پنپنے دینا خطرناک غلطی ہے۔ جو بعض دفعہ شدید ہولناک حالات پر منتج ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسی غلطیوں کی پاداش میں ہی اللہ تعالےٰ نے بالآخر خلافت راشدہ جیسی نعمتِ عظمیٰ کو پہلے مسلمانوں سے واپس لے لیا تھا...... انا للہ وانا الیہ راجعون! تاریخی حقائق سے سبق لیتے رہنا اور کھلی آنکھوں کے ساتھ لغزشوں سے بچ کر اپنے نصب العین کی طرف ثابت قدمی سے بڑھتے رہنا عین ہوشمندی اور حصول ترقیات وکامرانی کی علامات ہیں۔

مخالفین کا اصل منشاء ہمارے اندر ہیجان پیدا کرنا ہے۔ تاکہ ہماری توجہ اپنے نصب العین سے ہٹ جائے۔ اور ہم اپنی راہ بھول جائیں۔ یہ تو بدیہی امر ہے کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم بحیثیت جماعت زیر سایۂ خلافت ہی آج دنیا بھر میں اسلام کی خدمات بجا لانے میں دن بدن کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور ہمارا نصب العین اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔ تا دنیا کے کونے کونے سے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی صدائیں بلند ہوں۔ مگر مخالفین اسلام کی نظروں میں ہماری یہ رفتار ترقی اور ہمارا خلافتی نظام دونوں ازحد پریشان کن اور بسیار دردسر کا موجب ہیں۔ اس لئے ہمیں ضعف پہنچانے اور فیل کرنے کی نیت سے وہ درپردہ اور بہت دور سے ہمارے خلاف فتنوں کی تاریں ہلاتے رہتے ہیں۔ اور اپنے مہروں کو کبھی سیاسی جہت سے اور کبھی مذہبی اطراف سے ہمارے خلاف متحرک کر دیتے ہیں۔

اب مخالف بزعم خود ہمارے اندر ذہنی انتشار اور ہیجان برپا کر کے منصب خلافت کو ہی بازیچۂ اطفال بنانے کے درپے ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے۔ کہ آج زیر سایۂ خلافت ہی جماعت احمدیہ دنیا بھر میں ترقی اسلام کے لئے جہاد بالقرآن کر رہی ہے۔ یہ کتنا بڑا جرم ہے ہمارا اس کی نگاہ میں! اور آپ کیا سمجھتے ہیں۔ کہ وہ غافل ہو کر اور بلا چون و چرا ہماری ترقی اسلام کے مشن کو کامیاب ہونے دیگا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں ہی اس کی مغلوبیت یقینی ہے۔ وہ فتنہ پر فتنہ برپا کرے گا۔ اور کرتا رہے گا...... حتی یحکم اللہ اس لئے عقل سلیم مقتضی ہے۔ کہ ایسے اوقات میں ہماری نظریں محض فتنہ پر نہیں بلکہ فتنہ کی تہہ تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اور اس کے مقابلہ میں ہمارا طرزِ عمل اس ارشادِ الٰہی کے ماتحت ہونا چاہیئے:۔

"یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللّٰہ لعلکم تفلحون" (العمران ع) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو اور دوسروں کو بھی صبر دلاؤ (دشمن کے مقابل مل جل کر) محافظت کرو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ظاہر ہے کہ جماعتی رنگ میں ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا، یعنی صبر کرنا اور کرانا، اتفاق و اتحاد کی قوت سے بہ رعایت تقویٰ بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنا ایک نظام کو چاہتا ہے۔ جو مذہبی طور پر زیر سایۂ خلافت ہی ممکن ہے۔ جیسا کہ خلافت راشدہ کے دور بابرکت میں ہوا تھا۔ پھر خصوصیت سے فلاح پانے کی زبردست شرط تقویٰ ہے۔ جس کے ساتھ حکم، اوفوا بالعھد بھی صادر ہے۔ یعنی اپنے عہد کو پورا کرو۔ اب بیعت خلافت بھی ایک عہد ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دین کی خاطر ایک مسلمان خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر کرتا ہے۔ لہٰذا بیعت خلافت کے بعد ہر مبایع کے لئے اس عہد کو تادم آخر نبھانا ازبس ضروری ہے کہ یہ امر بھی اس کے متقی ہونے کی ایک علامت ہے۔ قرون اولیٰ میں صحابہ کرام کی برگزیدہ جماعت نے خلفاء راشدین سے جو عہد وفا باندھا تھا۔ اس کو بطیب خاطر دل و جان سے پوری طرح نبھا دیا تھا اس ایفاء عہد کے نتیجہ میں ہی انصار اللہ کو پھر وہ عظیم الشان فلاح و کامرانیاں اور فتوحات حاصل ہوئی تھیں۔ کہ باطل پرست دنیا عش عش کر اٹھی تھی۔ آج بھی سربلندی اسلام کے لئے بیعت خلافت کر کے ہمارے سامنے کامل اتباع و فرمانبرداری سے اپنے عہد کو نبھانے کا راستہ کھلا ہے۔ کہ جس پر گامزن ہو کر ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلام کی عظیم الشان خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ لہٰذا خلافت کے خلاف فتنہ کا صحیح اور حقیقی جواب ہماری طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پہلے سے زیادہ دلی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا۔ اور دنیا کے احمدی اسلامی مشنوں کے استحکام کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں پیش کرنا ہے۔ تا حق کا بول بالا ہو۔

فتنے ہمیشہ ترقی پذیر جماعتوں کے سامنے آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور الٰہی جماعتیں

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۲۶-۲۷ اکتوبر ۵۷ء بروز جمعہ و ہفتہ کو ہو رہا ہے

مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال سالانہ اجتماع ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۵۷ء بروز جمعہ و ہفتہ ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ہر مجلس کے نمائندگان کی شمولیت لازمی ہے۔
تمام مجالس اپنے اپنے نمائندگان کے نام مرکزی دفتر میں جلد بھجوا دیں۔
سالانہ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز مقامی مجلس انصار اللہ میں پیش کرنے ... ۳۰ ستمبر ۵۷ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۱۲/۷/۵۷ کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد منٹگمری میں ضیاء اللہ خان صاحب ولد بابو فیض محمد خانصاحب ساکن چک نمبر 95/6-R تحصیل و ضلع منٹگمری کا نکاح ہمراہ ناصرہ تبسم صاحبہ بنت ملک نذیر احمد صاحب منٹگمری بعوض حق مہر دو ہزار روپیہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(خاکسار علی محمد مسلم عفی اللہ عنہ۔ منٹگمری)

(۲) مورخہ ۲۶/۷/۵۷ کو مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے میرے لڑکے عزیز ذوالفقار احمد کا نکاح عزیزہ مجیدہ بیگم بنت اللہ داد خان صاحب علوی سے پانچصد روپیہ مہر پر ڈیرہ اسمٰعیل خان کی مسجد احمدیہ میں پڑھا۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین

غلام حیدر خان ساکن ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خاں

(۳) مورخہ ۹/۸/۵۷ کو بعد نماز جمعہ چوہدری بشیر احمد صاحب ولد محمد بخش صاحب ساکن چک ۵۵/۲ ایم۔بی خوشاب کا نکاح ہمراہ مسماۃ سعیدہ بیگم دختر چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ساکن ونجوال حال خوشاب بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر ملک شیر بہادر خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب نے پڑھا۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین۔ عبدالکریم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محلہ امیر والہ۔ خوشاب

مسجد مبارک کیلئے سائبانوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لئے آٹھ عدد سائبانوں کی ضرورت ہے۔ ایک سائبان پر ۱۰۰/- روپیہ کا خرچ آتا ہے۔ مسجد کے پہلے سائبان بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ امید ہے کہ مخلصین سلسلہ اس اہم غرض کے لئے دل کھول کر اپنے عطیہ جات بھجوائیں گے۔
امراء جماعت و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں پرزور تحریک فرما کر نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ جملہ رقوم بمد "دریاں۔ سائبان مسجد مبارک" امانت صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائی جائیں۔

ناظر تعلیم ربوہ

معاونین الفضل

مندرجہ ذیل احباب کرام:-

(۱) نواب زادہ محمد امین صاحب گگی منشیاں بنوں شہر نے مبلغ ۵/- روپے
(۲) ماسٹر کرم دین صاحب آف ہنجل پورہ لاہور نے مبلغ ۵/۱۲/- روپے
(۳) ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاٹھی نے اپنی صاحبزادی کی تقریب نکاح کی خوشی میں ۱۰/-
(۴) محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد یوسف صاحب بہلوی نے ظفر احمد صاحب بی۔اے میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵/- روپے برائے اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان کی طرف سے مستحق طالبان الفضل کے نام انشاء اللہ اخبار جاری کر دئیے جائیں گے۔

مینیجر الفضل۔ ربوہ

مرکز ربوہ میں رہائش اختیار کرنے کا بہتر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو چند محافظین اور پہرہ داروں کی ضرورت ہے۔ محافظ کے لئے ۵۰/- + ۲۵ (مہنگائی الاؤنس) ۷۵/- روپے ماہوار تنخواہ ہوگی اور پہرہ داروں کے لئے ۳۵ + ۲۰ (مہنگائی الاؤنس) ۵۵/- روپے ماہوار تنخواہ ہوگی شرائط حسب ذیل ہیں:-
پیدائشی احمدی ہو۔ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو۔ صحت اچھی ہو۔ نمبر ۱ کے لئے قد پانچ فٹ گیارہ انچ اور تعلیم مڈل تک ہونی چاہئے اور نمبر ۲ کے لئے تعلیم پرائمری تک ہو۔ درخواست امیر جماعت اور امیر ضلع کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ آنی ضروری ہے۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے لڑکے کے سینہ پر زخم ہو گیا ہے۔ بخار بھی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اسحٰق کریانہ مرچنٹ ریلوے روڈ نواب شاہ

(۲) میرے خسر صوفی محمد الدین صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبدالغنی بٹ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

(۳) میرے والد مستری اللہ بخش صاحب موضع بھڑ بٹہ نزد شاہدرہ لاہور پیشاب کی بندش کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اب لاہور ہسپتال میں ان کا اپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد شریف باجوہ موضع بھڑ بٹہ

(۴) تمام برادران سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ گذارش ہے کہ خاکسار کے نیک مقاصد میں شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

سید صمصام احمد خادم سلسلہ احمدیہ آشیانہ رانچی۔ بہار

(۵) عزیزم اظہر عالم صاحب نے امسال بیماری کی حالت میں بی کام کا امتحان ہے اور ابھی تک بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی نمایاں کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم جناب اصغر حسین صاحب بھاگلپوری اور ان کے بچوں کی صحت اور فلاح دارین کے لئے بھی احباب کرام دعا فرمائیں۔ صاحب موصوف ریویو آف ریلیجنز کی ماہوار دس روپیہ سے اعانت فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مظفر الدین ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ

(۶) میری بیوی ہسپتال میں داخل ہے۔ جگر میں پتھری ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ رحمت علی مبارک پورہ شہر سیالکوٹ

(۷) خاکسار کو شدید پریشانی کی وجہ سے سخت ذہنی دماغی کوفت ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان میری بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد سعید

(۸) میری ہمشیرہ صاحبہ شاہدرہ کے نزدیک موضع بھڑ بٹہ میں سخت بیمار ہیں۔ چند دن ہوئے ان کا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا تھا۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے اور صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا اشرف دین اشرف فیکٹری ایریا لائلپور

(۹) خاکسار کے گھر کے تمام افراد بخار سے بیمار ہیں۔ سخت پریشانی ہے احباب شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم بلٹ ساز ویرووالہ سیالکوٹ

(۱۰) مکرم محمد اسحٰق صاحب بسمل کارپورل کرمی ٹوڈ کے بچے وبائی مرض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد اجمل شاہد

(۱۱) میرے بھائی قاضی خالد محمود صاحب ہوشیارپوری چند روز سے درد گردہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ قاضی نجیب الدین احمد کوئٹہ

دعائے مغفرت

میرا بھائی غلام احمد ۱۲ اگست کو صبح دس بجے اپنے حقیقی مولا کو جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ بشیر احمد چکوال ابن نور حسن مرحوم

پاکستان میں اصلاحات

انتخابی اصلاحات کا کمیشن وزارت قانون نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو یہ تجاویز پیش کرنے کے لئے قائم کیا تھا کہ انتخابی قوانین و قواعد میں کس طرح ترمیم کی جائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے انتخابات کا آزادانہ اور منصفانہ بنیاد پر ہونا یقینی بن جائے۔ کمیشن نے ۱۸ مارچ ۱۹۵۶ء کو اپنی رپورٹ پیش کی جس کا وزارت قانون میں جائزہ لیا گیا اور پھر وہ کابینہ کی منظوری کے لئے بھیج دی گئی۔ کمیشن کی وہ سفارشات جن پر کابینہ نے منظوری دے دی ہے۔ عوامی نمائندگی کے بل اور انتخابی فہرستوں کے قانون مجریہ ۱۹۵۷ء (۱۹۵۷ء کے ۲۱ ویں) میں شامل کر لی گئی ہیں۔

شادی اور قوانین خاندان کا کمیشن

شادی اور قوانین خاندان کے کمیشن نے جو حکومت کی قرارداد مورخہ ۴ اگست ۱۹۵۵ء کے ذریعہ قائم کیا گیا تھا۔ جون ۱۹۵۶ء میں اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ یہ رپورٹ پاکستان کے غیر معمولی گزٹ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۵۶ء میں شائع کر دی گئی تھی۔ کمیشن کے ایک ممبر مولانا احتشام الحق کا اختلافی نوٹ بھی جو بعد میں موصول ہوا تھا۔ ۳۰ اگست ۱۹۵۶ء کے گزٹ میں شائع کر دیا گیا اب اس رپورٹ پر قانون کمیشن جو دستور کی دفعہ ۱۹۸ (۳) کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ غور کرے گا۔

انتخابی کمیشن

دستور کی دفعہ نمبر ۱۳۷ کے تحت ایک انتخابی کمیشن قائم کیا گیا۔ جو پانچ سال یعنی ۲۵ جون ۱۹۵۷ء تک ہوگئی کمیشن حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہے

خان ایف ایم خاں۔ چیف کمشنر انتخابات

مسٹر عنایت الرحمان۔ کمشنر انتخابات

مسٹر غلام رسول سومرو۔ کمشنر انتخابات

صدر نے ۲۵ جون ۱۹۵۶ء سے پانچ سال کی مدت کے لئے حسب ذیل اشخاص کو بھی علاقائی کمشنر انتخابات مقرر کیا ہے

مسٹر ایم ایم محمود (برائے مغربی پاکستان)

مسٹر ملا عبدالمجید (برائے مشرقی پاکستان

انتخابی حلقوں کی حدبندی کا کمیشن

ملک میں پہلے عام انتخابات کرانے کے لئے انتخابی حلقوں کی حدبندی کے واسطے صدر نے انتخابی حلقوں کی حدبندی کا ایک کمیشن قائم کیا ہے۔ جو حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہے۔

(۱) مسٹر جسٹس ایم منیر۔ پاکستان کے چیف جسٹس۔ چیئرمین

(۲) مسٹر جسٹس ایم آر کیانی۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے جج۔ ممبر

(۳) مسٹر جسٹس امام حسین چوہدری مشرقی پاکستان ہائیکورٹ کے جج ممبر

توقع ہے کہ کمیشن سال رواں کے اختتام تک اپنا کام ختم کر دیگا۔

قانون کمیشن

دستور کی دفعہ ۱۹۸ (۳) کے تحت صدر نے ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء کو ایک کمیشن مسٹر جسٹس محمد شریف پاکستان سپریم کورٹ کے جج کی صدارت میں قائم کیا۔ تاکہ وہ (الف) اس سلسلہ میں سفارشات کرے کہ۔

(۱) موجودہ قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

(۲) ان تدابیر پر کن مراحل میں عمل درآمد کیا جائے۔

(۳) ایسے اسلامی احکام کو جنہیں قانونی شکل دی جا سکتی ہے۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں کی رہنمائی کے لئے مناسب صورت میں مرتب کیا جائے۔

کمیشن کے دیگر ممبروں کا تقرر صدر کے مشورہ سے ہو گا۔ کمیشن اپنی قطعی رپورٹ تقرری کی تاریخ سے پانچ سال کے اندر پیش کرے گا لیکن وہ عارضی رپورٹ اس سے قبل پیش کر سکتا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

پاکستان میں انکم ٹیکس کی عدالت مرافعہ

حصول آزادی کے بعد پاکستان میں انکم ٹیکس کی جو عدالت مرافعہ شائع کی گئی تھی۔ وہ ابتدا میں صرف ایک بنچ پر مشتمل تھی۔ جس میں ایک جوڈیشل ممبر جو صدر بھی تھا۔ اور ایک اکاؤنٹنٹ ممبر تھا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر لاہور تھا۔ غیر منقسم ہندوستان کی اپنی پیشرو عدالت کی طرح اس عدالت کا فرض یہ تھا۔ کہ انکم ٹیکس اور ایکسس پرافٹس ایکٹ اور بزنس پرافٹس ایکٹ کے تحت دائر ہونے والی درخواستوں اور اپیلوں کا فیصلہ کرے۔ پاکستان جن علاقوں پر مشتمل ہے۔ ان کے متعلق تقریباً ۱۰۰۰ مقدمات اس عدالت کو منتقل ہوئے تھے جن میں سے صرف ۱۰۰ مشرقی پاکستان کے متعلق تھے۔

ابتدا میں یہ عدالت ان مقدمات کے تصفیہ میں مشغول رہی۔ جو حصول آزادی سے قبل دائر ہوئے اور اسے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو منتقل کئے گئے تھے چونکہ اس وقت ملک میں حالات غیر مستحکم تھے۔ جن سے تجارت و صنعت پر جو محکمہ انکم ٹیکس اور عدالت مذکور کے بیشتر حصہ کا ذریعہ ہیں۔ مضر اثر پڑا اس لئے نئے مقدمات کی تعداد اور محدود رہی۔ بہرحال جب حالات تدریجاً معمول پر آئے اور تجارت و صنعت کی ترقی شروع ہوئی تو اپیلوں کی تعداد بڑھنی شروع ہو گئی۔ عدالت کا دائرہ اختیار بھی بڑھا دیا گیا اور انکم ٹیکس ایکٹ۔ ایکسس پرافٹس ایکٹ اور بزنس پرافٹس ٹیکس ایکٹ کے علاوہ سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت اپیلیں اور درخواستیں بھی اس کے دائرہ اختیار میں آ گئیں۔ پھر ۱۹۵۳ء میں اسٹیٹ ڈیوٹی کے (ترمیمی) قانون

قانون کی وجہ سے یہ دائرہ اختیار اور بڑھ گیا۔ کیونکہ اس قانون کے تحت کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی کے احکام کے خلاف عدالت کو اپیل سننے کا اختیار حاصل ہو گیا۔ اس عدالت میں جو علاقہ تھا۔ اس کی بھی توسیع ہو گئی۔ پہلے اس کے دائرہ اختیار میں صرف وفاقی دارالحکومت اور صوبے تھے۔ لیکن اب اس میں تقریباً پورا پاکستان شامل ہے۔ ان تمام اسباب کے نتیجہ میں عدالت کا کام مسلسل بڑھتا رہا ہے۔ اور ۱۹۵۵-۵۶ء میں عدالت مذکور میں ۱۸۰۰ اپیلیں وغیرہ دائر کی گئیں جن کی تعداد ۱۹۴۸-۴۹ء کی اپیلوں سے آٹھ گنی ہے۔

کام میں اضافہ کے پیش نظر ۱۹۵۲ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بقیہ کام کے انبار کو کم کرنے کے لئے کچھ تدابیر کی جائیں۔ چنانچہ انکم ٹیکس ایکٹ میں ایک ممبر والی بنچوں کی گنجائش رکھی گئی تاکہ عدالت کے فرائض و اختیارات عدالت کے ہر ممبر کو فرداً فرداً اپیلوں کی سماعت کے سلسلہ میں حاصل ہو جائیں جو ان ٹیکس ادا کرنے والوں کی جانب سے دائر ہوتے ہوں۔ جن کی آمدنی انکم ٹیکس افسر کی تشخیص کے مطابق ۲۰ ہزار روپے سے زیادہ نہیں کسی حد تک اس سے کام کے جمع ہونے کے انسداد میں مدد ملی۔ لیکن اس کے محدود دائرہ اور ڈویژن بنچوں کے مقدمات کی مقابلتاً کثیر تعداد کے باعث اس سے مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہو سکا۔ ان سب معاملات کے پیش نظر ۱۹۵۴ء میں فیصلہ کیا گیا کہ عدالت کی ایک اور بنچ قائم کر دی جائے۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۵ء میں عدالت کی ایک اور بنچ قائم ہوئی۔ جس کا صدر مقام ڈھاکہ میں رکھا گیا۔ لیکن جوڈیشل ممبر کا تقرر نہ ہونے کی وجہ سے یہ بنچ دسمبر ۱۹۵۶ء تک کام شروع نہ کر سکی۔ بہرحال اب وہ کام شروع کر چکی ہے۔ اور توقع ہے۔ کہ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ مشرقی پاکستان کے متعلق جو کام جمع ہو گیا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ اس کی امیدیں اور بھی ہے۔ کہ آج کل اس صوبہ میں اپیلیں وغیرہ کم دائر ہو رہی ہیں۔ اور یکم اپریل ۱۹۵۷ء تک وہاں جو اپیلیں وغیرہ دائر ہوئی ہیں

....

.... ان کی تعداد مغربی پاکستان کے مقابلہ میں ایک بٹا ... ہے

جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے وہاں یہ پوزیشن ہے کہ نہ صرف غیر منفصلہ اپیلیں وغیرہ زیادہ ہیں بلکہ آج کل روز افزوں تعداد میں نئی اپیلیں دائر بھی ہو رہی ہیں۔ حال میں ان اپیلوں کا فیصلہ کرنے کے لئے زبردست کوشش کی گئی اور ۱۹۴۷ء کے بعد اس میں سب سے زیادہ کام ۱۹۵۶-۱۹۵۷ء میں ہوا ہے۔ لیکن پرانی اپیلوں کے تصفیہ کی رفتار نئی دائر ہونے والی اپیلوں کی تعداد سے کم ہے۔

شام میں مکمل انتشار کی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنے کے لئے زبردست تبدیلیاں؟

چار فوجی افسر گرفتار کر لئے گئے

لندن ۱۹ اگست۔ مشرق وسطیٰ سے موصول ہونے والی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ شام میں مکمل طور پر اشتراکیت نواز فوجی [illegible] تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ چنانچہ سابق چیف آف سٹاف جنرل نظام الدین کے مستعفی ہونے کے بعد شام کے بارہ فوجی افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لندن کے لبرل اخبار "نیوز کرانیکل" نے بیروت کی یہ رپورٹ شائع کی ہے۔ کہ اب شام میں بھی وہی حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جو چیکو سلاویکیہ کے عہد آزادی کے آخری دنوں میں پیدا ہوئے تھے۔ نئی تبدیلیوں کے بعد شام کی ری پبلک پر ماسکو کا مکمل کنٹرول ہو گا۔ اور روس کو شام میں فوجی اڈے حاصل ہو جائیں گے۔ جن کی مدد سے وہ سارے مشرق وسطیٰ میں قدم جمانے کی کوشش کرے گا۔

آج شام کے نئے کمانڈر انچیف کرنل عفیف بزری نے اپنا عہدہ سنبھال لیا۔ ڈپلومیٹک ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سابق کمانڈر انچیف جنرل نظام الدین روس سے فوجی امداد حاصل کرنے کے خلاف تھے۔ ان کے مستعفی ہونے کے بعد شام کے بارہ فوجی افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ محکمہ سراغرسانی کے سربراہ کرنل حدین سراج روس کے زبردست حامی ہیں۔ اور وہ اب شام میں سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔ بعض ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ شام کے صدر قواتلی کو معزول کر کے موجودہ وزیر جنگ خالد اعظم کو شام کا نیا صدر مقرر کیا جائے گا۔ خالد اعظم روس سے سرگرم تعاون کے حامی ہیں۔

نیوز کرانیکل نے لکھا ہے۔ کہ اب شام میں روس کے حامیوں کے عزائم ناکام بنانے کی اُمید بھی ختم ہو گئی ہیں۔ اور موجودہ ارباب اقتدار کے مخالفوں کو کچل دیا گیا ہے۔ اور نئے حالات میں عربوں اور اسرائیل میں جنگ کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔

آج رات دمشق میں سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا۔ کہ شامی فوج کا ایک میجر جنرل دو بریگیڈیر اور سات کرنل برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ رائٹر نے سیاسی مبصروں کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ شامی فوج کے کمیونسٹ سربراہ برطرف شدہ افسروں کو ناقابل اعتماد تصور کرتے تھے۔

★ کراچی ۱۹ اگست۔ وزیر خارجہ مراکش مسٹر احمد بالفریج نے کہا ہے۔ کہ مراکش کی جدوجہد آزادی میں پاکستان نے اس کی جو عملی حمایت کی ہے۔ مراکش کی حکومت اور عوام اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ مسٹر احمد بالفریج پاکستان کے [illegible] روزہ سرکاری دورے پر کل شام کراچی پہنچے۔

ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران میں مسٹر احمد نے مزید کہا کہ میری آمد کا مقصد دونوں ملکوں کے موجودہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانا ہے۔

آپ نے بتایا کہ میں صدر پاکستان کے لئے سلطان مراکش سدی محمد بن یوسف کا ایک ذاتی پیغام لایا ہوں۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ مراکش اور پاکستان میں سفارتی تعلقات کچھ دنوں تک قائم ہو جائیں گے۔

(قدرت ثانیہ اور ہمارا فرض (بقیہ صفحہ ۳))

کو تو ان سے بہت زیادہ واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی نصرت پر کامل بھروسہ رکھتی ہے۔ اور اس مالک و خالق کی عطا کردہ قوتوں کو اس کی رضا کے لئے خدمت اسلام میں صرف کرتے رہنا سعادت دارین سمجھتی ہے۔ وہ فتنوں سے کبھی نہیں گھبرا سکتی۔ اور نہ خوف کھا سکتی ہے۔ بلکہ بحمد للہ وہ پورے عزم و استقلال کے ساتھ صراط المستقیم پر گامزن ہے۔ باطل کی طرف سے کوئی طوفان اٹھے اور اپنی غضبناک موجوں سے شور تلاطم برپا کرے۔ "کشتی نوح" والوں کے دل کا پُرعزم فیصلہ بفضل ایزدی یہی ہے کہ

"ہر کہ باد اباد ما کشتی در آب انداختیم"!

اللہ تعالیٰ کے حضور دلی دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کو صحت و توانائی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اور حضور کی قیادت جماعت کو مدتہ مدیدہ تک نصیب رہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ اسلامی خدمات بجا لانے والے ثابت ہوں۔ دنیا سے باطل مٹے اور اس کی جگہ حق قائم ہو۔ تا دنیا پھر ایک بار اغیار کے فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے کا نظارہ دیکھے۔ اور اسلام چار اکناف عالم میں سربلند ہو۔ آمین ثم آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکا اس مجموعے کے لفظ لفظ سے صاف نظر آتا ہے کہ معاندین کی مخالفت کے خوف سے یہ لوگ لرزہ براندام ہیں۔ ان لوگوں کو یہ مغالطہ لگا ہوا ہے کہ احمدیت کی مخالفت شاید ان مسائل کی وجہ سے ہوتی ہے حالانکہ یہ باتیں تو تمام مسلمانوں میں بالکل معمولی حیثیت اختیار کر چکی ہیں مخالفت تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے ہے۔ اس کا سب سے نمایاں ثبوت یہ ہے کہ معاندین پیغامیوں کے بھی ویسے ہی خلاف ہیں۔ جیسے کہ احمدیوں کے۔ اگر وہ مسائل باعث مخالفت ہوتے جیسا کہ پیغامیوں کو ابتداء سے غلط فہمی ہوئی ہوئی ہے تو خود پیغامیوں کی مخالفت کیوں ہوتی۔ وہ تو تمام ان لوگوں کے خلاف ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔

اس مضمون سے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ پیغامیوں کو اس غلط فہمی سے جلد نکل جانا چاہیئے اور ہم ان پیغامی احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں جو اس فریب میں آئے ہوئے ہیں۔ کہ وہ ان معمولی مسائل کی وجہ سے خلافت بعد المسیح کے منکرین میں شامل نہ رہیں اور جماعت سے دوبارہ آ کر مل جائیں۔ جہاں سے وہ بعض لوگوں کے بہکانے سے جدا ہوئے ہیں

سدھنائی کے مقام پر دریائے راوی کی سطح میں تشویشناک اضافہ

لاہور ۱۸ اگست سدھنائی کے مقام پر شدید طغیانی کی صورت اختیار کرنے کے بعد بھی راوی کی سطح مسلسل بڑھ رہی ہے کل رات یہاں چوالیس ہزار سات سو ستانوے کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا۔ جو آج شام پینسٹھ ہزار نو سو چھتیس کیوسک تک پہنچ گیا مادھوپور میں راوی کی سطح بڑھ رہی ہے۔ جہلم میں بھی شدید طغیانی کی کیفیت ہے شاہدرہ کے قریب پانی گھٹ کر پچاس ہزار کیوسک رہ گیا ہے۔ البتہ بلوکی میں پانی کی سطح گرنی شروع ہو گئی ہے

ستلج۔ سندھ اور جہلم میں دریا نے درمیانے درجے کے سیلاب کی کیفیت ہے۔ البتہ ان دریاؤں میں علی الترتیب حسینی والا اٹک اور منگلا کے مقام پر پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے مرالہ میں دریائے چناب کا ڈسچارج ایک لاکھ بارہ ہزار سات سو تینتیس کیوسک کی بجائے ایک لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو اسی کیوسک ہو کر شام تک ایک لاکھ سترہ ہزار تین سو ننانوے کیوسک رہ گیا ہے۔ بالائی علاقوں میں بارشوں کے متعلق شام تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔